

آج کا شمار

بیٹھے بول

- عاشقانِ رسول کے بیٹھے بول کی برکات 7 • محدثے فضائل بات نکل جانے تو کیا کرے 27
- کب ہو کر اللہ عزوجل کرنا گناہ ہے! 16 • فتنوں پر کیا جانے والا فضائل باتوں کی 5 • عاقلین 33
- حاجتِ دہائی اور پیادہ پڑی کی افضیات 18 • جھوٹ پر مجبور کرنے والے مصلحت کی 14 • عاقلین 34
- گھر میں آنے جانے کے 12 • دہائی بھول 45

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

میٹھے بول

غالباً شیطان یہ بیان پورا (48 صفحہ) نہیں پڑھنے
دے گا مگر آپ اس کے وار کو ناکام بنا دیجئے۔

قبر میں سزا کا ایک سبب

”الْقَوْلُ الْبَدِيع“ میں نقل ہے، حضرت سیدنا ابوبکر شبلی بغدادی علیہ

رَحْمَةُ اللَّهِ الْهَادِي فرماتے ہیں: میں نے اپنے مرحوم پڑوسی کو خواب میں دیکھ
کر پوچھا، مَا فَعَلَ اللَّهُ بِكَ؟ یعنی اللہ عزوجل نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ
فرمایا؟ وہ بولا: میں سخت ہولنا کیوں سے دوچار ہوا، منکر نکیر کے سوالات کے
جوابات بھی مجھ سے نہیں بن پڑ رہے تھے، میں نے دل میں خیال کیا کہ شاید

مدینہ

ایہ بیان امیر اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ نے تبلیغ قرآن وسنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک ”دعوت اسلامی“
کے سنتوں بھرے اجتماع (ربیع النور شریف ۱۴۳۰-۲۰۰۹) میں باب المدینہ کراچی میں فرمایا۔
ضروری ترمیم کے ساتھ تحریر حاضر خدمت ہے۔

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے مجھ پر درودِ پاک نہ پڑھا تحقیق وہ بد بخت ہو گیا۔

میرا خاتمہ ایمان پر نہیں ہوا! اتنے میں آواز آئی: ”دنیا میں زبان کے غیر ضروری استعمال کی وجہ سے تجھے یہ سزا دی جا رہی ہے۔“ اب عذاب کے فرشتے میری طرف بڑھے۔ اتنے میں ایک صاحبِ جو حسن و جمال کے پیکر اور مُعَطَّر مُعَطَّر تھے وہ میرے اور عذاب کے درمیان حائل ہو گئے۔ اور انہوں نے مجھے منکر نکیر کے سوالات کے جوابات یاد دلا دیئے اور میں نے اُسی طرح جوابات دے دیئے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ عذاب مجھ سے دُور ہوا۔ میں نے اُن بُرگ سے عرض کی: اَللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ آپ پر رحم فرمائے آپ کون ہیں؟ فرمایا: تیرے کثرت کے ساتھ دُروُد شریف پڑھنے کی بَرَکت سے میں پیدا ہوا ہوں اور مجھے ہر مصیبت کے وقت تیری امداد پر مامور کیا گیا ہے۔

(اَلْقَوْلُ الْبَدِيع ص ۲۶۰ مؤسسة الرّیّان بیروت)

آپ کا نام نامی اے صَلِّ عَلٰی

ہر جگہ ہر مصیبت میں کام آ گیا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سُبْحَنَ اللّٰہ! کثرتِ دُروُد شریف کی بَرَکت سے مدد کرنے کیلئے قبر

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے دُرود شریف نہ پڑھا اُس نے جہاکی۔

میں جب فرشتہ آسکتا ہے تو تمام فرشتوں کے بھی آقا مکی مدنی مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ

علیہ والہ وسلم کرم کیوں نہیں فرما سکتے! کسی نے بالکل بجا تو فریاد کی ہے

میں گوراندھیری میں گھبراؤں گا تنہا امداد مری کرنے آجانا مرے آقا

روشن مری تڑبت کو لہلہ شہا کرنا جب نزع کا وقت آئے دیدار عطا کرنا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مُحْرَاسَان کے ایک بُزرگ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو خواب میں حکم ہوا: ”تاتاری

قوم میں اسلام کی دعوت پیش کرو!“ اُس وقت ہلاکو خان کا بیٹا تگودار خان برسرِ

اقتدار تھا۔ وہ بُزرگ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سفر کر کے تگودار خان کے پاس تشریف لے

آئے۔ سنّوں کے پیکر باریش مسلمان مبلغ کو دیکھ کر اسے مسخری سو جھی اور کہنے

لگا: ”میاں! یہ تو بتاؤ تمہاری داڑھی کے بال اچھے یا میرے گتے کی دم؟“ بات

اگرچہ غصہ دلانے والی تھی مگر چونکہ وہ ایک سمجھدار مبلغ تھے لہذا نہایت نرمی کے

ساتھ فرمانے لگے: ”میں بھی اپنے خالق و مالک اللہ عزّ و جلّ کا کتا ہوں اگر

جاں نثاری اور وفاداری سے اسے خوش کرنے میں کامیاب ہو جاؤں تو میں اچھا

عمرمان مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور وہ مجھ پر دُرُود شریف نہ پڑھے تو لوگوں میں وہ کتبوس ترین شخص ہے۔

ورنہ آپ کے گنتے کی دُم مجھ سے اچھی ہے جبکہ وہ آپ کا فرمانبردار و وفادار رہے۔
 ”چونکہ وہ ایک باعمل مبلغ تھے غیبت و پُغلی، عیب جوئی اور بدکلامی نیز فضول گوئی وغیرہ سے دُور رہتے ہوئے اپنی زبان ذکر اللہ عزوجل سے ہمیشہ تر رکھتے تھے لہذا ان کی زبان سے نکلے ہوئے میٹھے بول تاثیر کا تیر بن کر تگودار خان کے دل میں پیوست ہو گئے کہ جب اس نے اپنے ”زہریلے کانٹے“ کے جواب میں اس باعمل مبلغ کی طرف سے ”خوشبودار مدنی پھول“ پایا تو پانی پانی ہو گیا اور نرمی سے بولا: آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ میرے مہمان ہیں میرے ہی یہاں قیام فرمائیے۔ چنانچہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اس کے پاس مُقیم ہو گئے۔ تگودار خان روزانہ رات آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوتا، آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نہایت ہی شفقت کے ساتھ اسے نیکی کی دعوت پیش کرتے۔ آپ کی سعی پیہم نے تگودار خان کے دل میں مدنی انقلاب برپا کر دیا! وہی تگودار خان جو کل تک اسلام کو صفحہ ہستی سے مٹانے کے درپے تھا آج اسلام کا شیدائی بن چکا تھا۔ اسی باعمل مبلغ کے ہاتھوں تگودار خان اپنی پوری تاتاری قوم سمیت مسلمان ہو گیا۔ اس کا اسلامی نام

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) اُس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر دُرودِ پاک نہ پڑھے۔

”احمد“ رکھا گیا۔ تاریخ گواہ ہے کہ ایک مبلغ کے میٹھے بول کی بَرَکت سے وسط ایشیا کی خونخوار تاری سلطنت اسلامی حکومت سے بدل گئی۔ اَللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ کی

اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری مَغفرت ہو۔

امین بِجاءِ النَّبِيِّ الْأَمِينِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

میٹھی زَبان

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے؟ مبلغ ہو تو ایسا! اگر تگودار کے تنکھے جملے پر وہ بُرگِ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ غصّے میں آجاتے تو ہرگز یہ مَدَنی نتائج برآمد نہ ہوتے۔ لہذا کوئی کتنا ہی غصّہ دلائے ہمیں اپنی زَبان کو قابو میں ہی رکھنا چاہئے کہ جب یہ بے قابو ہو جاتی ہے تو بعض اوقات بنے بنائے کھیل بھی بگاڑ کر رکھ دیتی ہے۔ میٹھی زَبان ہی تو تھی کہ جس کی شیرینی اور چاشنی نے تگودار خان جیسے وحشی اور خونخوار انسان بدتر از حیوان کو انسانیت کے بلند و بالا منصب پر فائز کر دیا۔

ہے فلاح و کامرانی نرمی و آسانی میں

ہر بنا کام بگڑ جاتا ہے نادانی میں

ترجمہ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس نے مجھ پر دس مرتبہ شام درود پاک پڑھا اسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔

گوشت کی چھوٹی سی بوٹی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! زبان اگرچہ بظاہر گوشت کی ایک چھوٹی

سی بوٹی ہے مگر یہ خدائے رحمن عزوجل کی عظیم الشان نعمت ہے۔ اس نعمت کی قدر تو شاید گونگا ہی جان سکتا ہے۔ زبان کا دُرست استعمال جنت میں داخل اور غلط استعمال جہنم سے واصل کر سکتا ہے۔ اگر کوئی بدترین کافر بھی دل کی تصدیق کے ساتھ زبان سے لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ پڑھ لے تو کفر و شرک کی ساری گندگی سے پاک ہو جاتا ہے اس کی زبان سے نکلا ہوا یہ کلمہ طیبہ اس کے گزشتہ تمام گناہوں کے میل کچیل کو دھو ڈالتا ہے۔ زبان سے ادا کئے ہوئے اس کلمہ پاک کے باعث وہ گناہوں سے ایسا پاک و صاف ہو جاتا ہے جیسا کہ اُس روز تھا جس روز اس کی ماں نے اسے جنا تھا۔ یہ عظیم مدنی انقلاب دل کی تائید کے ساتھ زبان سے ادا کئے ہوئے کلمے شریف کی بدولت آیا۔

ہر بات پر سال بھر کی عبادت کا ثواب

اے کاش! ہم بھی اپنی زبان کا صحیح استعمال کرنا سیکھ لیں۔ اللہ و رسول

عزوجل (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر رُوئے دوسو بار دُرود پاک پڑھا اُس کے دوسو سال کے گناہ معاف ہوں گے۔

عزوجل صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی مرضی کے مطابق اگر زبان کو چلایا جائے توجَّہت میں گھربتیار ہو جائیگا۔ اس زبان سے ہم تلاوتِ قرآن پاک کریں، ذکر اللہ عزوجل کریں، دُرود و سلام کا ورد کریں، خوب خوب نیکی کی دعوت دیں تو ان شاء اللہ عزوجل ہمارے وارے ہی نیارے ہو جائیں گے۔ مُکاشفۃُ القلوب میں ہے:

حضرت سیدنا موسیٰ کلیم اللہ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے بارگاہِ خداوندی عزوجل میں عرض کی: اے ربِّ کریم عزوجل! جو اپنے بھائی کو بلائے اور اسے نیکی کا حکم کرے اور برائی سے روکے اُس شخص کا بدلہ کیا ہوگا؟ فرمایا: ”میں اس کے ہر کلمے کے بدلے ایک سال کی عبادت کا ثواب لکھتا ہوں اور اسے جہنم کی سزا دینے میں مجھے حیا آتی ہے۔“

(مکاشفۃُ القلوب ص ۴۸ دارالکتب العلمیۃ بیروت)

عاشقانِ رسول کے میٹھے بول کی برکات

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نیکی کی بات بتانے گناہ سے نفرت دلانے اور ان کاموں کیلئے کسی پرانے فردی کو شش کا ثواب کمانے کیلئے یہ ضروری نہیں کہ جس کو سمجھایا وہ مان جائے تو ہی ثواب ملیگا بلکہ اگر وہ نہ مانے تب بھی ان شاء اللہ

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جو مجھ پر روزِ جحد و شریف پڑھے گا میں قیامت کے دن اُس کی شفاعت کروں گا۔

عَزَّوَجَلَّ ثواب ہی ثواب ہے اور اگر آپ کی انفرادی کوشش سے کسی نے گناہوں سے توبہ کر کے سُنَّو بھری زندگی گزارنی شروع کر دی پھر تو ان شاء اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کے بھی وارے نیارے ہو جائیں گے۔ آئیے اس ضمن میں انفرادی کوشش کی ایک مَدَنی بہار سنتے چلیں چُنانچہ شہرِ قُصُور (پنجاب، پاکستان) کے ایک نوجوان اسلامی بھائی کی تحریر بالتصَرُف پیش کرتا ہوں: ”میں اُن دنوں میٹرک کا طالب علم تھا، بُری صحبت کے باعث زندگی گناہوں میں بسر ہو رہی تھی، مزاج بے حد غُصیلّا تھا اور بد تمیزی کی عادت بد اس حد تک پہنچ چکی تھی کہ والد صاحب گُجا دادا جان اور دادی جان کے سامنے بھی قینچی کی طرح زَبان چلاتا۔ ایک روز تبلیغِ قرآن و سنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کا ایک مَدَنی قافلہ ہمارے محلّے کی مسجد میں آپہنچا، خدا کا کرنا ایسا ہوا کہ میں عاشقانِ رسول سے ملاقات کیلئے پہنچ گیا۔ ایک اسلامی بھائی نے انفرادی کوشش کرتے ہوئے مجھے درس میں شرکت کی دعوت پیش کی، ان کے میٹھے بول نے مجھ پر ایسا اثر کیا کہ میں ان کے ساتھ بیٹھ گیا۔ انہوں نے درس کے بعد انتہائی میٹھے انداز میں مجھے بتایا کہ چند ہی

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر روزِ مجھہ دو سو بار رُودِ پاک پڑھا اُس کے دو سو سال کے گناہ معاف ہوں گے۔

روز بعد صحرائے مدینہ مدینۃ الاولیاء ملتان شریف میں دعوتِ اسلامی کا تین روزہ بین الاقوامی سنتوں بھرا اجتماع ہو رہا ہے آپ بھی شرکت کر لیجئے۔ ان کے درس نے مجھ پر بہت اچھا اثر کیا تھا لہذا میں انکار نہ کر سکا۔ یہاں تک کہ میں سنتوں بھرے اجتماع (صحرائے مدینہ، ملتان) میں حاضر ہو گیا۔ وہاں کی رونقیں اور برکتیں دیکھ کر میں خیران رہ گیا، اجتماع میں ہونے والے آخری بیان ”گانے باجے کی ہولناکیاں“ سُن کر میں تھرا اُٹھا اور آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عزوجل میں گناہوں سے توبہ کر کے اُٹھا اور دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو گیا۔ میری مَدَنی ماحول سے وابستگی سے ہمارے گھر والوں نے اطمینان کا سانس لیا، دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول کی برکت سے مجھ جیسے بگڑے ہوئے بد اخلاق اور خستہ خراب نوجوان میں مَدَنی انقلاب سے متاثر ہو کر میرے بڑے بھائی نے بھی داڑھی مبارک رکھنے کے ساتھ ساتھ عمامہ شریف کا تاج بھی سجالیا۔ میری ایک ہی بہن ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عزوجل میری اُس اکلوتی بہن نے بھی مَدَنی بُرقع پہن لیا، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عزوجل گھر کا ہر فرد سلسلہ

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) اُس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر دُرُودِ پاک نہ پڑھے۔

عالیہ قادریہ رضویہ میں داخل ہو کر سرکارِ غوثِ اعظم علیہ رحمۃ اللہ الاکرم کا مُرید ہو گیا۔ اور اس انفرادی کوشش کرنے والے میرے محسنِ اسلامی بھائی کے میٹھے بول کی برکت سے مجھ پر اللہ اعظم عزوجل نے ایسا کرم فرمایا کہ میں نے قرآنِ پاک حفظ کرنے کی سعادت حاصل کر لی اور درسِ نظامی (عالم کورس) میں داخلہ لے لیا اور یہ بیان دیتے وقت وَرَجَّہْ ثَالِثَہ یعنی تیسری کلاس میں پہنچ چکا ہوں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ دُعوتِ اسلامی کے مَدَنی کاموں کے تعلق سے علا قائی قافلہ ذِمہ دار ہوں۔ میری نیت ہے کہ اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ شَعْبَانُ الْمُعَظَّمِ ۱۴۲۱ھ سے یکمشت 12 ماہ کیلئے مَدَنی قافلوں میں سفر کروں گا۔

دل پہ گرزنگ ہو، گھر کا گھر تنگ ہو، ہو گا سب کا بھلا، قافلے میں چلو
ایسا فیضان ہو، حفظِ قرآن ہو، کر کے ہمت ذرا، قافلے میں چلو
صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مغفرت کی بشارت

اِس زَبان سے تلاوتِ قرآنِ پاک کیجئے اور ثواب کا ڈھیروں خزانہ

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر دُرُود شریف نہ پڑھے تو لوگوں میں وہ کنجوس ترین شخص ہے۔

حاصل کیجئے۔ چنانچہ ”روح البیان“ میں یہ حدیثِ قدسی ہے: جس نے ایک بار بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ کو الحمد شریف کے ساتھ ملا کر (یعنی بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ختمِ سورۃ تک) پڑھا تو تم گواہ ہو جاؤ کہ میں نے اسے بخش دیا، اس کی تمام نیکیاں قبول فرمائیں اور اس کے گناہ مُعاف کر دیئے اور اس کی زبان کو ہرگز نہ جلاؤں گا اور اس کو عذابِ قبر، عذابِ نار، عذابِ قیامت اور بڑے خوف سے نجات دوں گا۔ (روح البیان ج ۱ ص ۹ دار احیاء التراث العربی بیروت) ملانے کا مزید واضح طریقہ سماعت فرمائیے: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ مِلْ۔ حَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ..... (سورۃ پوری کیجئے)

حُوریں پانے کا عمل

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! تھوڑی سی زبان چلائیے، اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الْعَظِیْمَ کہہ لیجئے اور جَنّت کی حوریں حاصل کیجئے چنانچہ ”روض الرّیاحین“ میں ہے: ایک بُرُگ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے چالیس سال تک اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت کی، ایک بار دعا کی: یا اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! تیری رحمت سے مجھے جو کچھ جَنّت میں ملنے والا ہے اس کی کوئی جھلک دنیا میں بھی

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) مجھ پر کثرت سے دُرود پاک پڑھو بے شک تمہارا مجھ پر دُرود پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔

دکھا دے۔ ابھی دعا جاری تھی کہ یک دم محرابِ شق ہوئی اور اس میں سے ایک حسینہ و جمیلہ حُور برآمد ہوئی، اُس نے کہا کہ تجھے جَنّت میں مجھ جیسی سو حوریں عنایت کی جائیں گی، جن میں ہر ایک کی سوسو خادِ مائیں اور ہر خادمہ کی سوسو کنیریں ہوں گی اور ہر کنیر پر سوسو ناظمائیں (یعنی انتظام کرنے والیاں) ہوں گی۔ یہ سُن کر وہ بُرگ خوشی کے مارے جھوم اٹھے اور سُوال کیا: کیا کسی کو جَنّت میں مجھ سے زیادہ بھی ملے گا؟ جواب ملا: اتنا تو ہر اُس عام جَنّتی کو ملے گا جو صبح و شام اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الْعَظِیْمَ پڑھ لیا کرتا ہے۔ (رَوْضُ الرّیّاحین ص ۵۵ دارالکتب العلمیۃ بیروت)

دیوانے ہو جاؤ!

اِس زَبان کو ہر وقت ذکر اللہ عزوجل سے تر رکھئے اور ثواب کا خزانہ لوٹئے، سرکارِ مدینہ قراری قلب و سینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ باقرینہ ہے: اِس کثرت کے ساتھ ذکر اللہ عزوجل کیا کرو کہ لوگ دیوانہ کہنے لگیں۔

(اَلْمُسْتَذْرَكُ لِلْحَاكِمِ ج ۲ ص ۱۷۳ حدیث ۱۸۸۲ دارالمعرفۃ بیروت)

ایک اور حدیثِ پاک میں فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ہے:

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جو مجھ پر درود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

اللہ کا اتنی کثرت سے ذکر کرو کہ منافقین تمہیں ریاکار کہنے لگیں۔“

(المُعْجَمُ الْكَبِيرُ لِلطَّبْرَانِيِّ ج ۱۲ ص ۱۳۱ حدیث ۱۲۷۸۶ دار احیاء التراث العربی بیروت)

دَرَخْتَ لگا رہا ہوں

ہمارے میٹھے میٹھے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو زبان کا کتنا پیارا استعمال بتایا آپ بھی سنئے اور جھومئے چٹانچہ ”ابن ماجہ“ کی روایت میں ہے، (ایک بار) مدینے کے تاجدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کہیں تشریف لے جا رہے تھے حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ملاحظہ فرمایا کہ ایک پودا لگا رہے ہیں۔ استفسار فرمایا: ”کیا کر رہے ہو؟“ عرض کی: درخت لگا رہا ہوں۔ فرمایا: ”میں بہترین درخت لگانے کا طریقہ بتا دوں! سُبْحَنَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ پڑھنے سے ہر کلمہ کے عوض (ع۔ وض۔ یعنی بدلے) جنت میں ایک درخت لگ جاتا ہے۔ (سنن ابن ماجہ ج ۴ ص ۲۵۲ حدیث ۳۸۰۷)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس حدیث پاک میں چار کلمے ارشاد فرمائے گئے ہیں: ﴿1﴾ سُبْحَنَ اللّٰهِ ﴿2﴾ الْحَمْدُ لِلّٰهِ ﴿3﴾ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے کتاب میں مجھ پر درود پاک لکھا تو جب تک یہ نام اُس کتاب میں لکھا رہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔

﴿4﴾ اَللّٰهُ اَكْبَرُ یہ چاروں کلمات پڑھیں تو جنت میں چار درخت لگائے جائیں اور کم پڑھیں تو کم۔ مثلاً اگر سُبْحَنَ اللّٰہ کہا تو ایک درخت۔ ان کلمات کو پڑھنے کیلئے زبان چلاتے جائیے اور جنت میں خوب خوب درخت لگواتے جائیے۔

عُمَرَا ضَاعَ مَلَكٌ دَرَكْتُكَو ذِكْرُ اَوْكُنْ ذِكْرُ اَوْكُنْ ذِكْرُ اَوْ

(یعنی فالتو باتوں میں عمر عزیز ضائع مت کر، ذکر اللہ کر، ذکر اللہ کر، ذکر اللہ کر)

80 برس کے گناہ مُعَاف

اسی طرح زبان کا ایک استعمال یہ بھی ہے کہ دُرُود و سلام پڑھتے رہیں اور گناہ بخشواتے رہیں جیسا کہ دُرُودِ مختار میں ہے: ”جو سرکارِ نامدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم پر ایک بار دُرُود بھیجے اور وہ قبول ہو جائے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کے اسی

(80) برس کے گناہ مٹا دے گا۔“ (دُرُودِ مختار ج ۲ ص ۲۸۴ دار المعرفۃ بیروت)

بِسْمِ اللّٰہ کیجئے کہنا ممنوع ہے

بعض لوگ اس طرح کہہ دیتے ہیں: ”بِسْمِ اللّٰہ کیجئے!“ ”آؤ

جی بِسْمِ اللّٰہ!“ ”میں نے بِسْمِ اللّٰہ کر ڈالی“، تاجر حضرات جو دن میں پہلا

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) مجھ پر دُرُودِ پاک کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔

سودا بیچتے ہیں اُس کو عُمُومًا ”یونی“ کہا جاتا ہے مگر بعض لوگ اس کو بھی ”بِسْمِ اللّٰہ“ کہتے ہیں، مثلاً ”میری تو آج ابھی تک بِسْمِ اللّٰہ ہی نہیں ہوئی!“ جن جملوں کی مثالیں پیش کی گئیں یہ سب غلط انداز ہیں۔ اسی طرح کھانا کھاتے وقت اگر کوئی آ جاتا ہے تو اکثر کھانے والا اُس سے کہتا ہے: آئیے! آپ بھی کھا لیجئے، عام طور پر جواب ملتا ہے: ”بِسْمِ اللّٰہ“ یا اس طرح کہتے ہیں: ”بِسْمِ اللّٰہ کیجئے!“ مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ بہارِ شریعت حصہ 16 صفحہ 22 پر ہے کہ، ”اس موقع پر اس طرح بِسْمِ اللّٰہ کہنے کو علماء نے بہت سخت ممنوع قرار دیا ہے۔“ ہاں یہ کہہ سکتے ہیں: بِسْمِ اللّٰہ پڑھ کر کھا لیجئے۔ بلکہ ایسے موقع پر دُعائیہ الفاظ کھانا بہتر ہے، مثلاً بَارَكَ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ یعنی اللّٰهُمَّ عَزَّوَجَلَّ ہمیں اور تمہیں بَرَکت دے۔ یا اپنی مادری زبان میں کہہ دیجئے: اللّٰهُمَّ عَزَّوَجَلَّ بَرَکت دے۔

بِسْمِ اللّٰہ کھنا کب کفر ہے

حرام و ناجائز کام سے قبل بِسْمِ اللّٰہ شریف ہرگز، ہرگز، ہرگز نہ پڑھی جائے، حرام قطعی کام سے پہلے بِسْمِ اللّٰہ پڑھنا کفر ہے چنانچہ ”فتاویٰ عالمگیری“ میں ہے: ”

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے کتاب میں مجھ پر درود پاک لکھا تو جب تک میرا نام اس کتاب میں لکھا رہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔

شراب پیتے وقت، زنا کرتے وقت یا جو اکیلے وقت بسم اللہ کہنا کُفر

ہے۔ (فتاویٰ عالمگیری ج ۲ ص ۲۷۳)

کب ذکرُ اللہ عَزَّوَجَلَّ کرنا گناہ ہے!

یاد رکھئے! زبان سے ذکر و درود باعثِ اجر و ثواب بھی ہے اور بعض

صورتوں میں ممنوع بھی مثلاً ”مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ بہارِ شریعت“ جلد اول

صفحہ 533 پر ہے: گاہک کو سودا دکھاتے وقت تاجر کا اس غرض سے درود

شریف پڑھنا یا سبحن اللہ کہنا کہ اس چیز کی عُمَدگی خریدار پر ظاہر کرے ناجائز

ہے۔ یونہی کسی بڑے کو دیکھ کر اس نیت سے درود شریف پڑھنا کہ لوگوں کو اس کے

آنے کی خبر ہو جائے تاکہ اس کی تعظیم کو اٹھیں اور جگہ چھوڑ دیں ناجائز ہے۔

(ردُّ الْمُحْتَار ج ۲ ص ۲۸۱ دارالمعرفة بیروت)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اسی جُزیئے کے پیشِ نظر میں اکثر اسلامی

بھائیوں کو سمجھا تا رہتا ہوں کہ میری آمد پر ”اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ“ کی صدائیں بلند نہ کیا

کریں کیونکہ بظاہر یہاں ذکر اللہ نہیں استقبال مقصود ہوتا ہے۔

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والیہ وسلم) مجھ پر دُرُودِ پاک کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔

کھچڑے کو حلیم کہنا

میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عزَّوَجَلَّ کا ایک صفاتی نام حَلِیم

عزَّوَجَلَّ بھی ہے لہذا کھانے کی چیز کو حلیم کہنا اگرچہ جائز ہے مگر مجھے (سبِ مدینہ غنی

عنے کو) اچھا نہیں لگتا۔ اس غذا کو اردو میں **کھچڑا** بھی کہتے ہیں لہذا حتیٰ الوسع

میں یہی لفظ استعمال کرتا ہوں، تذکرۃ الاولیا میں ہے: حضرت سیدنا بایزید

بسطامی قُدس سرُّہ السَّامی نے ایک بار سُرخ رنگ کا سیب ہاتھ میں لے کر فرمایا:

”یہ بہت لطیف ہے۔“ غیب سے آواز آئی: ”ہمارا نام سیب کیلئے استعمال

کرتے ہوئے حیا نہیں آئی!“ اللہ عزَّوَجَلَّ نے چالیس دن کیلئے اپنی یاد آپ رحمۃ اللہ

تعالیٰ علیہ کے قلب سے نکال دی۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے بھی قسم کھائی کہ اب کبھی (اپنے

وطن) بسطام (شہر کا نام) کا پھل نہیں کھاؤں گا۔ (تذکرۃ الاولیاء ص ۱۳۴) دیکھا آپ نے!

”لَطِیف“ کا ایک لفظی معنی ”نعمدہ“ بھی ہے مگر چونکہ ”لَطِیف“ اللہ عزَّوَجَلَّ

کا صفاتی نام ہے اس لئے سیدنا بایزید بسطامی قُدس سرُّہ السَّامی کو تنبیہ کی گئی۔

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) تم جہاں بھی ہو مجھ پر دُرُود پڑھو تمہارا دُرُود مجھ تک پہنچتا ہے۔

لاکھ گنا ثواب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! واقعی اگر ہم اپنی زبان کا دُرُست استعمال

کریں تو وقتاً فوقتاً دھیر ساری نیکیاں حاصل کر سکتے ہیں۔ حدیثِ پاک میں ہے کہ

بازار میں **اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ** کا ذکر کرنے والے کے لیے ہر بال کے بدلے قیامت میں

نور ہوگا۔ (شُعَبُ الْإِيمَانِ لِلْبَيْهَقِيِّ ج ۱ ص ۴۱۲ حدیث ۵۶۷ دارالکتب العلمیۃ بیروت)

یاد رہے! تلاوتِ قرآن، حمد و ثناء، مناجات و دعا، دُرُود و سلام، نعت،

خطبہ، درس، سنتوں بھر ا بیان وغیرہ سب ”ذکرُ اللہ عزوجل“ میں شامل ہیں۔ لہذا ہر

اسلامی بھائی کو چاہئے کہ روزانہ کم سے کم 12 منٹ بازار میں **فیضانِ سنت** کا

درس دے۔ جتنی دیر تک درس دیگا اتنی دیر کا ان شاء اللہ عزوجل اسے بازار میں

ذکرُ اللہ عزوجل کرنے کا ثواب ملے گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

حاجت روائی اور بیمار پُرسی کی فضیلت

سُبْحَنَ اللہ عزوجل! کتنے خوش نصیب ہیں وہ اسلامی بھائی اور اسلامی

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر دس مرتبہ رُود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے۔

بہنیں جو اپنی زبان کو نیکی کی دعوت، سنتوں بھرے بیان اور ذکر و درود میں لگائے رکھتے ہیں۔ مسلمان کی حاجت روائی کرنا کا ثواب ہے نیز بیمار یا پریشان مسلمان کو تسلی دینا بھی زبان کا عظیم الشان استعمال ہے۔ چنانچہ

عیادت کا عظیم الشان ثواب

شہنشاہِ مدینہ، قمرِ قلب و سینہ، صاحبِ مُعطرِ پسینہ، باعثِ نُزولِ سیکنہ، فیضِ گنجینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: ”جو اپنے کسی مسلمان بھائی کی حاجت روائی کے لئے جاتا ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس پر پچھتر ہزار ملائکہ کے ذریعے سایہ فرماتا ہے، وہ فرشتے اس کے لئے دُعا کرتے ہیں اور وہ فارغ ہونے تک رحمت میں غوطہ زن رہتا ہے اور جب وہ اس کام سے فارغ ہو جاتا ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے لئے ایک حج اور ایک عمرے کا ثواب لکھتا ہے۔ اور جس نے مریض کی عیادت کی اللہ عَزَّوَجَلَّ اس پر پچھتر ہزار ملائکہ کے ذریعے سایہ فرمائے گا اور گھر واپس آنے تک اسکے ہر قدم اٹھانے پر اس کے لئے

فرمانِ مصطفیٰ: (سلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر دس مرتبہ صبح اور دس مرتبہ شام درود پاک پڑھا اُسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔

ایک نیکی لکھی جائے گی اور اس کے ہر قدم رکھنے پر اس کا ایک گناہ مٹا دیا جائے گا اور ایک درجہ بلند کیا جائے گا، جب وہ مریض کے ساتھ بیٹھے گا تو رحمت اسے ڈھانپ لے گی اور اپنے گھر واپس آنے تک رحمت اسے ڈھانپ رہے گی۔“
(الْمُعْجَمُ الْاَوْسَطُ ج ۳ ص ۲۲۲ حدیث ۴۳۹۶) جب کسی کا بچہ بیمار ہو جائے، کوئی بے روزگار یا قرضدار ہو جائے، حادثے کا شکار ہو جائے، چور یا ڈاکو مال لیکر فرار ہو جائے، کاروبار میں نقصان سے ہمکنار ہو جائے کوئی چیز گم ہو جانے کے سبب بیقرار ہو جائے، الغرض کسی طرح کی بھی پریشانی سے دوچار ہو جائے اُس کی دلجوئی کیلئے زبان چلانا بہت بڑے ثواب کا کام ہے چنانچہ

جنت کے دو جوڑے

حضرت سیدنا جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حسنِ اخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور، رسولِ انور، محبوبِ ربِّ اکبر صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: ”جو کسی غمزدہ شخص سے تعزیت کرے گا اللہ تعالیٰ اُسے تقویٰ کا لباس پہنائے

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر دس مرتبہ صبح اور دس مرتبہ شام درود پاک پڑھا اُسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔

گا اور رُوحوں کے درمیان اس کی رُوح پر رحمت فرمائے گا اور جو کسی مصیبت زدہ سے تعزیت کرے گا اللہ تعالیٰ عَزَّوَجَلَّ اُسے جنت کے جوڑوں میں سے دو ایسے جوڑے پہنائے گا جن کی قیمت (ساری) دنیا بھی نہیں ہو سکتی۔“

(الْمُعْجَمُ الْأَوْسَطُ لِلطَّبْرَانِيِّ ج ۶ ص ۴۲۹ حدیث ۹۲۹۲ دار الفکر بیروت)

زبان مفید بھی ہے مضر بھی

الْحَمْدُ لِلَّهِ عَزَّوَجَلَّ زبَان کا صحیح استعمال کرنے کے بے شمار فوائد ہیں اور اگر یہی زَبَان اللہ رَحْمَن عَزَّوَجَلَّ کی نافرمان بن کر چلی تو بہت بڑی آفت کا سامان ہے۔ مشہور صحابی حضرت سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے: فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم ہے: انسان کی اکثر خطائیں اس کی زَبَان میں ہوتی ہیں۔

(شُعَبُ الْإِيمَان ج ۴ ص ۲۴۰ حدیث ۴۹۳۳)

روزانہ صبح اعضاءِ زبان کی خوشامد کرتے ہیں

حضرت سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے: جب

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر ایک دُرودِ پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

انسان صُحّ کرتا ہے تو اُس کے تمام اعضاءِ زَبان کی خوشامد کرتے ہیں، کہتے ہیں: ”ہمارے بارے میں اللہ تعالیٰ عَزَّوَجَلَّ سے ڈر! کیونکہ ہم تجھ سے وابستہ ہیں اگر تو سیدھی رہے گی تو ہم سیدھے رہیں گے اگر تو ٹیڑھی ہوگی تو ہم بھی ٹیڑھے ہوں گے۔“

(سُننُ التِّرْمِذِی ج ۴ ص ۱۸۳ حدیث ۲۴۱۵ دارالفکر بیروت)

مفسرِ شہیر حکیمُ الْأُمّتِ حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ اللہ اِس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: نفعِ نقصانِ راحت و آرام تکالیف و آلام میں (اے زَبان!) ہم تیرے ساتھ وابستہ ہیں اگر تو خراب ہوگی ہماری شامت آجاوے گی تو دُرست ہوگی ہماری عزّت ہوگی۔ خیال رہے کہ زَبانِ دل کی ترجمان ہے اس کی اچھائی بُرائی دل کی اچھائی بُرائی کا پتا دیتی ہے۔ (مِراۃ ج ۶ ص ۴۶۵)

زبان کی بے احتیاطی کی آفتیں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! واقعی زَبان اگر ٹیڑھی چلتی ہے تو بعض اوقات فسادات برپا ہو جاتے ہیں، اِسی زَبان سے اگر مرد اپنی مدخولہ بیوی کو

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر دس مرتبہ رُودِ پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے۔

طَلَّاق طَلَّاق طَلَّاق کہہ دے تو طلاقِ مُغَلَّظہ واقع ہو جاتی ہے، اسی زَبان سے اگر کسی کو بُرا بھلا کہا اور اُس کو طیش (یعنی غصہ) آ گیا تو بعض اوقات قتل و غارتگری تک نوبت پہنچ جاتی ہے۔ اسی زَبان سے کسی مسلمان کو بلا اجازت شرعی ڈانٹ دیا اور اُس کی دل آزاری کردی تو یقیناً اس میں کنگہ کاری اور جہنم کی حقداری ہے۔” طبرانی شریف“ کی روایت میں ہے، سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: ”جس نے (بلا وجہ شرعی) کسی مسلمان کو ایذا دی اُس نے مجھے ایذا دی اور جس نے مجھے ایذا دی اُس نے اللہ عزَّ وَّجَل کو ایذا دی۔

(المُعْجَمُ الْأَوْسَطُ ج ۲ ص ۳۸۶ حدیث ۳۶۰۷)

دائمی رضا و ناراضی

حضرت سیدنا بلال بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں، سلطانِ دو جہان، رحمتِ عالمیان صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ حقیقت نشان ہے: کوئی شخص اچھی بات بول دیتا ہے اُس کی انتہا نہیں جانتا اس کی وجہ سے اس کے لیے

فرمان مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) تم جہاں بھی ہو مجھ پر دُرود پڑھو کہ تمہارا دُرود مجھ تک پہنچتا ہے۔

اللہ کی رضا اُس دن تک کیلئے لکھی جاتی ہے جب وہ اسے ملیگا۔ اور ایک آدمی بُری بات بول دیتا ہے جس کی انتہا نہیں جانتا اللہ اس کی وجہ سے اپنی ناراضی اُس دن تک لکھ دیتا ہے جب وہ اس سے ملے گا۔

(مشکاۃ المصابیح، ج ۲ ص ۱۹۳ حدیث ۴۸۳۳، سنن الترمذی ج ۴ ص ۱۴۳ حدیث ۲۳۲۶)

مفسر شہیر حکیم الامت حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ اللہ اِس حدیث پاک کے تحت فرماتے ہیں: (بعض اوقات آدمی) کوئی بات ایسی بُری بول دیتا ہے جس سے رب تعالیٰ ہمیشہ کے لیے ناراض ہو جاتا ہے لہذا انسان کو چاہئے کہ بہت سوچ سمجھ کر بات کیا کرے۔ حضرت سیدنا علقمہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) فرمایا کرتے تھے کہ مجھے بہت سی باتوں سے بلال ابن حارث (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کی (مذکورہ) حدیث روک دیتی ہے۔ (مرقات) یعنی میں کچھ بولنا چاہتا ہوں کہ یہ حدیث سامنے آ جاتی ہے اور میں خاموش ہو جاتا ہوں۔ (میراۃ ج ۶ ص ۴۶۲)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بے سوچے سمجھے بول پڑنا بے حد خطرناک

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر اس مرتبہ شام درود پاک پڑھا اُسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔

نتائج کا حامل ہو سکتا۔ اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ہمیشہ ہمیشہ کی ناراضی کا باعث بن سکتا ہے۔ یقیناً زبان کا قفلِ مدینہ لگانے ہی میں عافیت ہے۔ خاموشی کی عادت ڈالنے کیلئے کچھ نہ کچھ گفتگو لکھ کر یا اشارے سے کر لیا کرنا بے حد مفید ہے کیونکہ جو زیادہ بولتا ہے عموماً خطائیں بھی زیادہ کرتا ہے، راز بھی فاش کر ڈالتا ہے۔ غیبت و چغلی اور عیب جوئی جیسے گناہوں سے بچنا بھی ایسے شخص کیلئے بہت دشوار ہوتا ہے۔ بلکہ بک بک کا عادی بعض اوقات معاذ اللہ عزوجل گفريات بھی بک ڈالتا ہے!

دل کی سختی کا انجام

اللہ رَحْمَنُ عَزَّوَجَلَّ ہم پر رحم فرمائے اور زبان کو لگام نصیب کرے کہ یہ ذکر اللہ سے غافل رہ کر فضول بول بول کر دل کو بھی سخت کر دیتی ہے۔ اللہ غنی کے پیارے نبی مکی مدنی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: نجش کوئی سخت دلی سے ہے اور سخت دلی آگ میں ہے۔ (سُنَنِ التِّرْمِذِيِّ ج ۳ ص ۴۰۶ حدیث ۲۰۱۶)

مفسرِ شہیر حکیمُ الْأَمَّتِ حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ اللہ اِس

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) مجھ پر دُرودِ پاک کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔

حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: یعنی جو شخص زَبان کا بے باک ہو کہ ہر بُری بھلی بات بے دھڑک منہ سے نکال دے تو سمجھ لو کہ اس کا دل سخت ہے اس میں حیا نہیں سختی وہ درخت ہے جس کی جڑ انسان کے دل میں ہے اور اس کی شاخ دوزخ میں۔
ایسے بے دھڑک انسان کا انجام یہ ہوتا ہے کہ وہ اللہ رسول (عَزَّوَجَلَّ و صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) کی بارگاہ میں بھی بے ادب ہو کر کافر ہو جاتا ہے۔ (مراۃ ج ۶ ص ۶۴۱)

زَبان کچل ڈالی!

میٹھے اسلامی بھائیو! واقعی زیادہ باتیں کرنا بے حد خطرناک ہے۔ کہ معاذ اللہ عز وجل آدمی بسا اوقات فُضُول بولتے چلے جانے کے سبب کفر کے غار میں گر سکتا ہے۔ کاش! ہم بولنے سے پہلے تو لے کے عادی ہو جائیں کہ ہم جو بولنا چاہتے ہیں اس میں آخرت کا کوئی فائدہ بھی ہے یا نہیں؟ اگر نہیں تو پھر زہے نصیب! بات کرنے کے بجائے اتنی دیر دُرود و شریف پڑھ لیں کہ اس طرح آخرت کا عظیم فائدہ حاصل ہو جائے گا!۔ ”اَسْرَارُ الاولیاء رحمہم اللہ تعالیٰ“ میں ہے:

فرمان مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے کتاب میں مجھ پر درود پاک لکھا تو جب تک میرا نام اُس میں رہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔

”حضرت سیدنا حاتم اصم علیہ رَحْمَةُ اللہِ الاکرم کی زبَانِ پاک سے ایک مرتبہ ایک فُضول بات نکل گئی، آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے پشیمان ہو کر (بے خودی کے عالم میں) زبَان کو دانتوں تلے اس زور سے دبایا کہ خون نکل آیا! اور اس ایک بے کار جملے کے کفارے میں بیس برس تک (بلا ضرورت) کسی سے گفتگو نہیں کی! (اسرار الاولیاء ص ۳۳ مُلَخَّصاً شبیر برادرز مرکز الاولیاء لاہور) اَللّٰهُمَّ عَزَّوَجَلَّ

کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔

امین بجاءِ النَّبِیِّ الْأَمِینِ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مُنہ سے فُضول بات نکل جائے تو کیا کرے

میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! حضرت سیدنا حاتم اصم علیہ رَحْمَةُ اللہِ الاکرم نے فُضول بات کے صُدُور کے سبب صدمے سے چور ہو کر اپنی زبَان ہی گچل ڈالی! یہاں یہ مسئلہ ذہن نشین فرمالیجئے کہ ہوش و حواس میں رہتے ہوئے اپنے آپ کو اَفْرِیْت دینے کی شریعت میں اجازت نہیں لہذا بُرگان

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) مجھ پر کثرت سے دُرود پاک پڑھو بے شک تمہارا مجھ پر دُرود پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔

دینِ رَحْمَتِ اللہ المبین کے اپنے آپ کو زخمی وغیرہ کر دینے کے واقعات میں یہ تاویل لی جائے گی کہ انہوں نے بے خودی کے عالم میں ایسا کیا کہ ”ہوش میں جو نہ ہو وہ کیا نہ کرے“ بہر حال یہ انہیں کا حصہ تھا۔ کاش! ہم صرف اتنا ہی کریں کہ فُضُول بات منہ سے نکل جانے کی صورت میں بطورِ کفّارہ 12 بار اللہ اللہ کہہ لیا کریں یا ایک بار دُرود شریف ہی پڑھ لیں۔ اس طرح کرنے سے ہو سکتا ہے کہ شیطن ہمیں اس خوف سے فُضُول باتیں کرنے پر نہ اُبھارے کہ یہ لوگ کہیں ذکر دُرود کا ورد کر کے مجھے پریشانی میں نہ ڈال دیں! جی ہاں! **مِنْهَاجِ الْعَابِدِينَ** میں منقول ہے: شیطن کیلئے ذکر اللہ عزوجل اتنا تکلیف دہ ہے جیسے کہ انسان کے پہلو میں آکِلَہ۔“ (مِنْهَاجِ الْعَابِدِينَ ص ۴۶ دارالکتب العلمیۃ بیروت) مرضِ آکِلہ ایک ایسی بیماری ہے جو انسان کے گوشت پوست کو مُتَاَثِّر کرتی ہے اور جسم سے گوشت خود بخود جدا ہونا شروع ہو جاتا ہے۔

فُضُول جملوں کی 14 مثالیں

افسوس صد افسوس! آج کل اچھی صحبتیں کمیاب ہیں۔ کئی اچھے نظر آنے

فرمان مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جو مجھ پر ایک مرتبہ دُرود شریف پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اُس کیلئے ایک قیراط اجر لکھتا ہے اور قیراط احد پہاڑ جتنا ہے۔

والے بھی بد قسمتی سے بھلائی کی باتیں کرنے کے بجائے فُضُول باتوں میں مشغول نظر آ رہے ہیں۔ کاش! ہم صرف ربِّ کائنات عَزَّوَجَلَّ ہی کی خاطر لوگوں سے ملاقات کریں اور ہمارا ملنا صرف ضرورت کی بات کرنے کی حد تک ہو۔ یاد رہے!

”بے فائدہ باتوں میں مصروف ہونا یا فائدہ مند گفتگو میں ضرورت سے زیادہ الفاظ ملا لینا حرام یا گناہ نہیں البتہ اسے چھوڑنا بہتر ہے۔“ (إحياء العلوم ج ۳ ص ۱۴۳ دار صادر بیروت) غیر ضروری باتیں کرتے کرتے ”گناہوں بھری“ باتوں میں جا پڑنے کا قوی امکان رہتا ہے لہذا خاموشی ہی میں بھلائی ہے۔ ہمارے معاشرے میں آج کل بلا حاجت ایسے ایسے سوالات بھی کئے جاتے ہیں کہ سامنے والا شرمندہ ہو جاتا ہے اور اگر جواب میں احتیاط سے کام نہ لے تو جھوٹ کے گناہ میں بھی پڑ سکتا ہے۔ بسا اوقات اس طرح کے سوالات ضرورتاً بھی کئے جاتے ہیں اگر ایسا ہے تو فُضُول نہ ہوئے۔ اس طرح کے سوالات کی مثالیں پیش خدمت ہیں اگر ضرورت ہے تو ٹھیک اور اس کے بغیر کام چل سکتا ہے تو مسلمانوں کو شرمندگی یا گناہوں کے

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جو شخص مجھ پر درود پاک پڑھتا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

خَدشات سے بچائیے۔ مثلاً ﴿1﴾ ہاں بھئی کیا ہو رہا ہے! ﴿2﴾ یار! آج کل دُعا
 دُعا نہیں کرتے! ﴿3﴾ ارے بھائی! ناراض ہو کیا؟ ﴿4﴾ یار! لگتا ہے آپ کو مزہ
 نہیں آیا! ﴿5﴾ یہ گاڑی کتنے میں خریدی؟ ﴿6﴾ کس سال کا ماڈل ہے؟
 ﴿7﴾ آپ کے علاقے میں مکان کا کیا بھاؤ چل رہا ہے؟ ﴿8﴾ یار! مہنگائی
 بہت زیادہ ہے ﴿9﴾ فلاں جگہ پر موسم کیسا ہے؟ ﴿10﴾ اُف! اتنی گرمی!
 ﴿11﴾ آج کل تو کڑکڑاتی سردی ہے ﴿12﴾ نہ جانے یہ بارش اب رُکے گی
 بھی یا نہیں! ﴿13﴾ ذرا بارش آئی کہ بجلی گئی! ﴿14﴾ آپ کے یہاں بجلی تھی یا
 نہیں؟ وغیرہ وغیرہ۔ عُمُوَامْتَدَکَّرہ (مُ-ت-ذک-کَرہ) کلمات اور اس طرح
 کے بے شمار فقرات بلا ضرورت بولے جاتے ہیں۔ تاہم اس طرح کے جملے
 بولنے والے کے مُتَعَلِّق کوئی بُری رائے قائم نہ کی جائے، بلکہ حسنِ ظن ہی سے کام
 لیا جائے کہ ہو سکتا ہے جو بات فضول لگ رہی ہے اس میں قائل کی کوئی مصلحت ہو
 جو میں نہیں سمجھ سکا۔ یا فرض وہ سُوال یا جملہ فُضُول بھی ہو تب بھی قائل گنہگار نہیں۔

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) مجھ پر کثرت سے دُرود پاک پڑھو بے شک تمہارا مجھ پر دُرود پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔

حج سے لوٹنے والے سے فضول سوالات کی 13 مثالیں

سفرِ مدینہ سے لوٹنے والے حاجیوں سے بھی اکثر دوست احباب طرح طرح کے غیر ضروری سوالات کرتے ہیں ان کی 13 مثالیں ملاحظہ فرمائیے:

﴿1﴾ سفر میں کوئی تکلیف تو نہیں ہوئی؟ ﴿2﴾ بھیڑ تو ہیئت ہوگی! ﴿3﴾ مہنگائی تو نہیں تھی؟ ﴿4﴾ مکان صحیح ملایا نہیں؟ ﴿5﴾ گھر حرم سے دور تھا یا قریب؟ ﴿6﴾ وہاں موسم کیسا تھا؟ ﴿7﴾ زیادہ گرمی تو نہیں تھی؟ ﴿8﴾ روزانہ کتنے طواف کرتے تھے؟ ﴿9﴾ کتنے عمرے کئے؟ ﴿10﴾ مکے میں میرے لئے خوب دعائیں مانگی یا نہیں؟ ﴿11﴾ منیٰ میں آپ کا خیمہ جمرات سے قریب تھا یا دور؟ ﴿12﴾ مدینے میں کتنے دن ملے؟ ﴿13﴾ مدینے میں میرا نام لیکر سلام کہا یا نہیں؟ جن سوالات کی مثالیں دی گئیں وہ اگرچہ ناجائز نہیں تاہم پوچھنے سے پہلے اس کی مصلحت پر غور کر لیجئے، اگر حاجت نہ ہو تو نہ پوچھئے کیوں کہ ان میں بعض سوالات حاجی کو شرمندہ کرنے والے، بعض تَرُدُّ دین ڈالنے والے اور بعض کے جوابات میں اگر احتیاط نہ کی گئی تو جھوٹ کے گناہ میں پھنسانے والے ہیں۔ لہذا ”ایک چپ ہزار سکھ“

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جب تم مرسلین (پیغمبر اسلام) پر زُود پاک پڑھو تو مجھ پر بھی پڑھو بے شک میں تمام جہانوں کے رب کا رسول ہوں۔

بُرے یا گناہوں بھرے بکواسوں کی چار مثالیں

بعض باتونی لوگ بلا تحقیق گناہوں اور تہمتوں بھرے جملے بولنے سے

بھی گریز نہیں کرتے، اس کی چار مثالیں سنئے: ﴿1﴾ ہمارا سارا ہی خاندان (یا سارا

گاؤں) بد مذہب ہو گیا ہے ایک میں ہی بچا ہوا ہوں (حالانکہ عموماً ایسا نہیں ہوتا، بڑے

بوڑھے، خواتین اور بچے اکثر محفوظ ہوتے ہیں) ﴿2﴾ ہمارے سارے ہی سرکاری افسر

رشوت خور ہیں ﴿3﴾ الیکٹرک سپلائی والے سب کے سب بد معاش ہیں (معاذ اللہ)

﴿4﴾ حکومت میں سب کے سب چور بھرے ہیں وغیرہ۔

بقر عید پر کئے جانے والے فضول سوالات کی 19 مثالیں

بقر عید کے موقع پر بغیر لینے دینے کے کئے جانے والے فضول سوالات

کی مثالیں ملاحظہ فرمائیے: ﴿1﴾ ہا گائے لینے کب جائیں گے؟ ﴿2﴾ آج کل

تو منڈی تیز ہو گئی ہوگی! ﴿3﴾ ہاں بھئی! گائے کتنے میں لائے؟ ﴿4﴾ یار!

گائے ہے تو بڑی جاندار! ﴿5﴾ کتنے دانت کی ہے؟ ﴿6﴾ ٹکڑ تو نہیں مارتی؟

﴿7﴾ چلا کر لائے یا سوزو کی میں؟ ﴿8﴾ سوزو کی والے نے کتنا کراپہ لیا؟

﴿9﴾ کب کٹے گی؟ ﴿10﴾ قصاب وقت پر آیا یا نہیں؟ ﴿11﴾ قصاب چھری

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر ایک مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

پھیر کر چلا گیا پھر بڑی دیر سے آیا ﴿12﴾ ہاں یار! قصاب لوگ لٹکا دیتے ہیں ﴿13﴾ فلاں کی گائے قصاب کے ہاتھ سے چھوٹ کر بھاگ کھڑی ہوئی، بڑا مزا آیا! ﴿14﴾ ہاں یار! قصاب اناڑی تھا! (اس جملے میں غیبت، تہمت، دل آزاری، بدگمانی اور بدالقامی وغیرہ گناہوں کی بدبو ہے البتہ اگر واقعی وہ قصاب اناڑی ہو اور جس کو کہا اس کو اس سے بچانا مقصود ہو تو اس جملے میں حرج نہیں) ﴿15﴾ آپ کا بکرا کتنے دانت کا ہے؟ ﴿16﴾ کتنے میں ملا؟ ﴿17﴾ اوہو! بڑا مہنگا ملا ﴿18﴾ چلتا بھی ہے یا نہیں؟ ﴿19﴾ کتنی کٹائی لگی؟ وغیرہ وغیرہ۔

فون پر کی جانے والی فضول باتوں کی 5 مثالیں

فون پر بھی اکثر غیر ضروری سوالات کی ترکیب رہتی ہے، پانچ مثالیں حاضر خدمت ہیں: ﴿1﴾ کیا کر رہے ہو؟ ﴿2﴾ کہاں ہو؟ ﴿3﴾ گاڑی میں فون آیا تو سامنے سے سوال ہوگا اس وقت آپ کے پاس کون کون ہے؟ ﴿4﴾ کدھر سے گزر رہے ہو؟ ﴿5﴾ کہاں تک پہنچے؟ وغیرہ۔ ہاں جو جو سوال ضرورتاً کیا جائے وہ فضول نہیں کہلائے گا مگر بعض سوالات آدمی کو شرمندہ کر کے جھوٹ پر مجبور کر سکتے ہیں مثلاً

غرمٰن مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر دس مرتبہ دُرود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر سورتیں نازل فرماتا ہے۔

ہو سکتا ہے کہ سوال نمبر 1-2-3 کا جواب وہ دُرست نہ دے پائے کیوں کہ وہ نہیں چاہتا کہ کسی کو پتا چلے کہ کیا کر رہا ہے یا کہاں ہے یا اُس کے پاس کون کون ہے۔ بس کام کی بات وہ بھی حسبِ ضرورت کرنے ہی میں دونوں جہاں کی عاقبت ہے۔

جھوٹ پر مجبور کرنے والے سوالات کی 14 مثالیں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بعض اوقات لوگ ایسے سوالات کر دیتے

ہیں کہ جواب دینے میں بے احتیاطی اور مُرُوت کی وجہ سے آدمی کے منہ سے

جھوٹ نکل سکتا ہے اگرچہ سوال کرنے والا گنہگار نہیں تاہم مسلمانوں کو گناہوں

سے بچانے کیلئے بلا ضرورت اس طرح کے سوالات سے اجتناب (یعنی پرہیز)

کرنا مناسب ہے۔ سوالات کی 14 مثالیں حاضر ہیں: ﴿1﴾ ہمارا گھر

ڈھونڈنے میں کوئی پریشانی تو نہیں ہوئی؟ ﴿2﴾ ہمارے گھر کا کھانا پسند آیا؟

﴿3﴾ میرے ہاتھ کی چائے کیسی تھی؟ ﴿4﴾ ہمارا گھر آپ کو اچھا لگا؟ ﴿5﴾

میرے لئے دُعا کرتے ہیں یا نہیں؟ ﴿6﴾ میں نے ابھی جو بیان کیا آپ کو کیسا

لگا؟ ﴿7﴾ میں نے جو نعت شریف پڑھی تھی اس میں آپ کو میری آواز کیسی لگی؟

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) تم جہاں بھی ہو مجھ پر دُرُود پڑھو تمہارا دُرُود مجھ تک پہنچتا ہے۔

﴿8﴾ میری بات آپ کو بُری تو نہیں لگی؟ ﴿9﴾ میرے آنے سے آپ کو تکلیف تو نہیں ہوئی؟ ﴿10﴾ میری وجہ سے آپ کو بوریت تو نہیں ہو رہی؟ ﴿11﴾ میں آکر آپ کی باتوں میں کہیں مُخل تو نہیں ہو گیا؟ ﴿12﴾ آپ مجھ سے ناراض تو نہیں؟ ﴿13﴾ آپ مجھ سے خوش ہیں نا؟ ﴿14﴾ میرے بارے میں آپ کا دل تو صاف ہے نا؟ وغیرہ۔

سب سے خطرناک ابو الفضل

بعض لوگ تو بڑے ہی عجیب ہوتے ہیں، بات بات پر خواخواہ اس طرح تائید طلب کرتے ہیں: ﴿1﴾ ہاں بھئی کیا سمجھے؟ ﴿2﴾ میری بات کا مطلب سمجھ گئے نا؟ (البتہ ضرور تاشاگردوں یا ماتختوں سے استاذ یا بزرگوں وغیرہ کا پوچھنا کبھی مُفید بھی ہوتا ہے تاکہ کسی کو سمجھ میں نہ آیا ہو تو سمجھایا جاسکے۔ ایسے موقع پر سمجھ میں نہ آنے کی صورت میں سامنے والے کو چاہئے کہ جھوٹ موٹ ہاں میں ہاں نہ ملائے) ﴿3﴾ کیوں بھئی! ٹھیک ہے نا! ﴿4﴾ ”میں غلط تو نہیں کہہ رہا!“ ﴿5﴾ ”کیا خیال ہے آپ کا؟“ اب بات لاکھ نا قابلِ قبول ہو مگر مُرُوت میں

فرمانِ مصطفیٰ: (سَلِّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) جس نے مجھ پر دس مرتبہ صبح اور دس مرتبہ شام درود پاک پڑھا اُسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔

ہاں میں ہاں ملا کر بار بار ہا جھوٹ بولنے کا گناہ کرنا پڑتا ہے۔ ایسے باتونی لوگوں کی اصلاح کی ہمت نہ پڑتی ہو تو پھر ان سے کوسوں دور رہنے ہی میں عافیت ہے کہ ان کی گناہوں بھری باتوں میں بھی ہاں میں ہاں ملانا کہیں جہنم میں نہ پہنچا دے! یہاں تک دیکھا ہے کہ اس طرح کے بکواسی لوگ کبھی تو گمراہی کی باتیں بلکہ مَعَاذَ اللہ عزوجل کفریات بک کر بھی عادت تائید حاصل کرنے کیلئے: ”کیوں جی ٹھیک کہہ رہا ہوں نا؟“ کہہ کر سامنے والے سے ہاں کہلوا کر بعض اوقات اس کا بھی ایمان برباد کر دیتے ہیں۔ کیوں کہ ہوش و حواس کے ساتھ کفر کی تائید بھی کفر ہے۔ اَلْعِیَاذُ بِاللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ

اے کاش! ضرورت کے سوا کچھ بھی نہ بولوں

اللہ زباں کا ہو عطا قفل مدینہ

فُضُول بات کی تعریف

بات کرنے میں جہاں ایک لفظ سے کام چل سکتا ہو وہاں مزید دوسرا لفظ بھی

فرمانِ مصطفیٰ: (سَلَى اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) مجھ پر زُر و دِپاک کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔

شامل کیا تو یہ دوسرا لفظ ”فُضُول“ ہے۔ چنانچہ حُجَّةُ الْاِسْلَام حضرت سیدنا امام محمد بن محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی ”اِحیاءُ الْعُلُوم“ میں فرماتے ہیں: اگر ایک کلمے (یعنی لفظ) سے اس (بات کرنے والے) کا مقصود حاصل ہو سکتا ہو اور وہ دو کلمے استعمال کرے تو دوسرا کلمہ فُضُول ہوگا۔ یعنی حاجت سے زیادہ ہوگا اور جو لفظ حاجت سے زائد ہے وہ مذموم ہے۔ (اِحیاءُ الْعُلُوم ج ۳ ص ۱۴۱) اگر ایک لفظ سے مقصود حاصل نہ ہوتا ہو تو ایسی صورت میں دو یا حسبِ ضرورت جتنے بھی الفاظ بولے گئے وہ فُضُول نہیں۔ بہر حال فُضُول بات اُس کلام کو کہا جائے گا جو بے فائدہ ہو۔ ضرورت، حاجت یا مَنْفَعَت ان تینوں درجوں میں سے کسی بھی ”دَرَجے“ کے مطابق جو بات کی گئی وہ فُضُول نہیں اور بعض اوقات زینت کے درجے میں کی جانے والی گفتگو بھی فُضُول نہیں ہوتی مثلاً اشعار، بیان یا مضمون میں تحسینِ کلام (یعنی بات میں حُسن پیدا کرنے) کیلئے حسبِ ضرورت مُقَفِّی و مَسَجَّع (یعنی قافیہ دار) الفاظ استعمال کئے جاتے ہیں یہ بھی فُضُول نہیں کہلاتے۔ کبھی مخاطب (یعنی جس سے بات کی جا رہی ہے اُس کے) تَفْہُہُمْ (تَفْہَہُمْ) یعنی سمجھنے کی صلاحیت کو

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے کتاب میں مجھ پر درود پاک لکھا تو جب تک میرا نام اس کتاب میں لکھا رہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔

مدِ نظر رکھتے ہوئے بھی ضرورتاً الفاظ کی کمی اور زیادتی کی صورت بنتی ہے۔ جو کہ فُضُول نہیں تَفْہِیم (تَفْہِیم) یعنی سمجھانے کے اعتبار سے لوگوں کی تین قسمیں کی جاسکتی ہیں ﴿1﴾ انتہائی ذہین ﴿2﴾ مُتَوَسِّط یعنی درمیانے درجے کا ذہین ﴿3﴾ غمی یعنی گند ذہن۔ جو ”انتہائی ذہین“ ہوتا ہے وہ بعض اوقات صرف ایک لفظ میں بات کی تہ تک جا پہنچتا ہے جبکہ درمیانے درجے کی سمجھ رکھنے والے کو بغیر خلاصے کے سمجھنا دشوار ہوتا ہے، رہا گند ذہن تو اس کو بسا اوقات دس بار سمجھایا جائے تب بھی کچھ پلے نہیں پڑتا۔ مخاطبین کی اس تقسیم کے مطابق یہ بات ذہن نشین فرمائیجئے کہ جو ایک لفظ میں بات سمجھ گیا اُس کو اگر اُسی بات کیلئے دوسرا لفظ بھی کہا تو یہ دوسرا لفظ فُضُول قرار پائے گا، اسی طرح درمیانی عقل والا اگر 12 الفاظ میں سمجھ پاتا ہے تو اُس کے سمجھ جانے کے باوجود اُسی بات کا 13 واں یا اس سے زائد جو لفظ بلا مصلحت بولا گیا وہ فُضُول ٹھہرے گا اور رہا گند ذہن کہ اگر 100 الفاظ کے بغیر بات اس کے ذہن میں نہیں بیٹھتی تو یہ 100 الفاظ بھی چونکہ ضرورت کی وجہ سے بولے گئے لہذا فُضُول گوئی نہیں کہلائیں گے۔

غفرمان مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) مجھ پر کثرت سے دُرود پاک پڑھو بے شک تمہارا مجھ پر دُرود پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔

بہر حال جتنے الفاظ میں مقصود حاصل ہو جاتا ہے اُس سے اگر ایک لفظ بھی زائد بولا گیا تو وہ فُضُول ہے۔ ہاں وہ کلام جو کہ جائز حق ہے مگر بے فائدہ ہے اُس کا ”ایک لفظ“ بولنا بھی فُضُول ہی ٹھہرے گا اور اگر وہ بات ناجائز ہے تو اس کا ”ایک لفظ“ بولنا بھی ناجائز و گناہ قرار پائیگا۔

جو اللہ و آخرت پر ایمان رکھتا ہو

یہ تفصیل سُن کر ہو سکتا ہے کہ ذہن میں آئے کہ فُضُول بات سے بچنا بے حد دُشوار ہے۔ ہمت مت ہاریئے، کوشش جاری رکھئے زبان کا قفلِ مدینہ لگانے (یعنی خاموشی) لگانے کی عادت بنانے کیلئے ممکنہ صورت میں کچھ نہ کچھ اشارے سے یا لکھ کر بات کرنے کی ترکیب بنائیئے کہ نیت صاف منزل آسان۔

مَقُولہ ہے: اَلْسَعَىٰ مِنِّي وَالْإِتْمَامُ مِنَ اللّٰهِ یعنی کوشش کرنا میرا کام اور پورا کرنے والا اللہ عزوجل ہے۔ خاموشی کی عادت بنانے کیلئے بخاری شریف کی حدیثِ پاک کو حفظ کر لیجئے اِنْ شَاءَ اللّٰهُ عزوجل کافی سہولت رہے گی۔ وہ حدیثِ مبارکہ یہ ہے: مدینے کے سلطان، سرکارِ دو جہان، رحمتِ عالمیان صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جو مجھ پر درود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

فرمانِ عبرت نشان ہے: ”جَوَافِلُ عَزَّوَجَلَّ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہوا سے چاہئے کہ بھلائی کی بات کرے یا خاموش رہے۔“

(صَحِيحُ الْبُخَارِيِّ ج ۴ ص ۱۰۵ حدیث ۶۰۱۸ دارالکتب العلمیۃ بیروت)

نر الے فضول گو

بعض لوگ خود تو فضول گو ہوتے ہی ہیں دُوسروں کو بھی دو مرتبہ بولنے پر مجبور کرتے ہیں! غور فرمائیجئے کہ نادانستہ طور پر یہ غلطی کہیں آپ سے بھی تو سرزد نہیں ہو جاتی! دو مرتبہ بولنے پر مجبور کرنے کی صورت یہ ہے: مثلاً زید کچھ بات کہتا ہے تو بکمر سمجھ لینے کے باؤ جو دچو نکلنے کے انداز میں سُوالیہ انداز میں سر اوپر اٹھا کر اشارہ کرتا ہے اور اکثر منہ سے سُوالیہ انداز ہی میں نکلتا ہے ”ہوں؟“ جی؟ (ہیں؟ کیا؟) اِس طرح ”جی؟“ یا ”ہیں؟“ اس کے جواب میں زید کو اپنی بات خواہ مخواہ دہرائی پڑتی ہے۔ سبِ مدینہ غَفَى عَنْهُ کو چونکہ بعض لوگوں کی اِس عادت

عمرمان مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر دس مرتبہ رُود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے۔

کا تجربہ ہے اس لئے مخاطب کے ”ہیں ہوں“ کہنے پر اپنی بات دُہرانے کے بجائے اکثر خاموشی اختیار کر لیتا ہے اور عموماً نتیجہ یہی بات سامنے آتی ہے کہ مخاطب (یعنی جس سے بات کی ہے وہ) سمجھ چکا تھا! فُصولِ عادتیں نکالنے کیلئے خوب جدّ و جُہد کرنی پڑیگی، صرف ایک آدھ بیان سُن کر یا (تحریر پڑھتے ہی) اس طرح کی عادت نکل جائے اس کی اُمید نہ ہونے کے برابر ہے۔ آپ خوب غور و فکر کیجئے اور اپنے آپ کو یہی طور پر تیار فرمائیے کہ کسی کی بات سُن کر ایک دم سے ”ہیں؟“ ”کیا؟“ وغیرہ نہیں کہا کروں گا پھر بھی بھول ہو جائے تو اپنا احتساب کیجئے۔

گفتگو کا جائزہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بزرگانِ دین رحمہم اللہ المہین کی بات چیت کی احتیاطیں ملاحظہ فرمائیے: چنانچہ ”منہاج العابدین“ میں ہے: ایک بار حضرت

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) مجھ پر دُرودِ پاک کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔

سیدنا فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور سفیان ثوری علیہ رحمۃ اللہ القوی کی ملاقات ہوئی۔ انہوں نے آپس میں گفتگو کی اور پھر دونوں روئے پھر سیدنا سفیان ثوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا: اے ابوعلی (یہ حضرت سیدنا فضیل کی کنیت ہے) ”میں آج کی اس صحبت سے بہت ثواب کی امید رکھتا ہوں۔“ سیدنا فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا: ”میں آج کی اس صحبت سے بہت خوفزدہ ہوں۔“ سیدنا سفیان ثوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے پوچھا: کیوں؟ سیدنا فضیل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے جواب دیا: کیا ہم دونوں اپنی گفتگو کو آراستہ نہیں کر رہے تھے؟ کیا ہم تکلف میں مبتلا نہیں تھے؟ سیدنا سفیان ثوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ یہ سن کر رو پڑے۔ (منہاج العابدین ص ۴۴)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مقام غور ہے۔ ان نیک بندوں کی ملاقات رضائے الہی عزوجل کیلئے اور ان کی بات چیت خالص اسلامی ہوا کرتی تھی۔ مگر ان کا خوفِ خدا عزوجل ملاحظہ فرمائیے! دونوں اولیائے کرام رَحِمَهُمَا اللّٰهُ السَّلَام اس ڈر سے رو رہے ہیں کہ ہماری گفتگو میں کہیں **اللّٰهُ** عزوجل کی نافرمانی تو نہیں ہوگئی۔

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جو مجھ پر درود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

کہیں ہم فُضُول یا بلا وجہ خوبصورت جملے تو نہیں بول گئے! اس سے وہ لوگ درس حاصل کریں جو اپنی معلومات کا لوہا منوانے کیلئے بطور ریا کاری اُردو میں بات کرتے وقت عَرَبی، فارسی اور انگلش کے مشکل لفظوں، محاوروں اور مُقَفَّی جملوں کا بکثرت استعمال کرتے ہیں۔

خَاتَمُ الْمُرْسَلِينَ، رَحْمَةُ الْعَالَمِينَ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: جو شخص اس مقصد کے لئے بات کا ہیر پھیر سیکھے کہ اس کے ذریعے مردوں یا لوگوں کے دل پھانس لے۔ تو اللہ تبارک و تعالیٰ بروز قیامت نہ اس کے فرض قبول فرمائے نہ نفل۔ (سُنَنِ ابْنِ کَلْبٍ ج ۴ ص ۳۹۱ حدیث ۵۰۰۶ دار احیاء التراث العربی بیروت)

مُحَقِّق عَلَی الْإِطْلَاق، خَاتَمُ الْمُحَدِّثِينَ، حضرت علامہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ رحمۃ اللہ القوی اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: صَرَفَ الْكَلَامِ (یعنی باتوں میں ہیر پھیر) سے مراد یہ ہے کہ تحسینِ کلام میں (یعنی کلام میں حُسن پیدا کرنے کیلئے) جھوٹ، کذب بیانی بطور ریا کاری کی جائے

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) تم جہاں بھی ہو مجھ پر دُرود پڑھو تمہارا دُرود مجھ تک پہنچتا ہے۔

اور التباس و ابہام (یعنی یکسانیت کا شبہ) پیدا کرنے کے لیے اس میں رد و بدل کر لیا جائے۔

(اشعة اللمعات ج ۴ ص ۶۶)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے سنت کی فضیلت اور چند سنتیں اور آداب بیان کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت، مصطفیٰ جانِ رحمت، شمعِ بزمِ ہدایت، نوشہِ بزمِ جنت صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ جنت نشان ہے: جس نے میری سنت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنت میں میرے ساتھ ہوگا۔

(مشكاة المصابيح، ج ۱ ص ۵۵ حدیث ۱۷۵ دارالکتب العلمیۃ بیروت)

سینہ تری سنت کا مدینہ بنے آقا

جنت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّد

غرمٰن مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس نے کتاب میں مجھ پر درود پاک لکھا تو جب تک میرا نام اُس کتاب میں لکھا رہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔

”مدینے کی حاضری“ کے بارہ حُرُوف کی نسبت

سے گھر میں آنے جانے کے 12 مَدَنی پھول

﴿1﴾ جب گھر سے باہر نکلیں تو یہ دُعا پڑھئے: ”بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى

اللّٰهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ“ ترجمہ: اَللّٰهُمَّ عَزَّوَجَلَّ کے نام سے، میں نے

اَللّٰهُمَّ عَزَّوَجَلَّ پر بھروسہ کیا۔ اَللّٰهُمَّ عَزَّوَجَلَّ کے بغیر نہ طاقت ہے نہ قُوّت۔ (ابوداؤد،

ج ۴ ص ۲۰ ۴۲۰ حدیث ۵۰۹۵) اِنْ شَاءَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اس دعا کو پڑھنے کی بَرَکت سے

سیدھی راہ پر رہیں گے، آفتوں سے حفاظت ہوگی اور اللّٰهُ الصَّمَدُ عَزَّوَجَلَّ کی مدد

شامل حال رہے گی ﴿2﴾ گھر میں داخل ہونے کی دعا: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ خَيْرَ

الْمَوْلَجِ وَ خَيْرَ الْمَخْرَجِ بِسْمِ اللّٰهِ وَلَجْنَا وَ بِسْمِ اللّٰهِ خَرَجْنَا وَ عَلَى اللّٰهِ

رَبَّنَا تَوَكَّلْنَا۔ (ایضاً حدیث ۵۰۹۶) (ترجمہ: اے اَللّٰهُمَّ عَزَّوَجَلَّ! میں تجھ سے داخل ہونے

کی اور نکلنے کی بھلائی مانگتا ہوں، اَللّٰهُمَّ عَزَّوَجَلَّ کے نام سے ہم (گھر میں) داخل ہوئے اور اسی کے

نام سے باہر آئے اور اپنے رب اَللّٰهُمَّ عَزَّوَجَلَّ پر ہم نے بھروسہ کیا) دعا پڑھنے کے بعد گھر والوں

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) مجھ پر کثرت سے دُرود پاک پڑھو، نیک تمہارا مجھ پر دُرود پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔

کو سلام کرے پھر بارگاہِ رسالت میں سلام عرض کرے اس کے بعد سورۃِ اِخلاص شریف پڑھے۔ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ روزی میں بَرَکت، اور گھریلو جھگڑوں سے بچت ہو گی ﴿3﴾ اپنے گھر میں آتے جاتے محارِم و محرمات (مثلاً ماں، باپ، بھائی، بہن، بال بچے وغیرہ) کو سلام کیجئے ﴿4﴾ اَللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ کا نام لئے بغیر مثلاً بسم اللہ کہے بغیر جو گھر میں داخل ہوتا ہے شیطان بھی اُس کے ساتھ داخل ہو جاتا ہے ﴿5﴾ اگر ایسے مکان (خواہ اپنے خالی گھر) میں جانا ہو کہ اس میں کوئی نہ ہو تو یہ کہئے: اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِیْنَ (یعنی ہم پر اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندوں پر سلام) فرشتے اس سلام کا جواب دیں گے۔ (ردّالمُحتار ج ۹ ص ۲۸۲) یا اس طرح کہے: اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّهَا النَّبِیُّ (یعنی یا نبی آپ پر سلام) کیونکہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رُوحِ مبارک مسلمانوں کے گھروں میں تشریف فرما ہوتی ہے۔ (بہارِ شریعت حصہ ۱۶ ص ۹۶، شرح الشفاء للقاری ج ۲ ص ۱۱۸) ﴿6﴾ جب کسی کے گھر میں داخل ہونا چاہیں تو اس طرح کہئے: اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ کیا میں اندر آ سکتا

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جو مجھ پر درود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

ہوں؟ ﴿7﴾ اگر داخلے کی اجازت نہ ملے تو بخوشی لوٹ جائیے ہو سکتا ہے کسی مجبوری کے تحت صاحبِ خانہ نے اجازت نہ دی ہو ﴿8﴾ جب آپ کے گھر پر کوئی دستک دے تو سنت یہ ہے کہ پوچھئے: کون ہے؟ باہر والے کو چاہئے کہ اپنا نام بتائے: مثلاً کہے: ”محمد الیاس۔“ نام بتانے کے بجائے اس موقع پر ”مدینہ!“، ”میں ہوں!“، ”دروازہ کھولو“ وغیرہ کہنا سنت نہیں ﴿9﴾ جواب میں نام بتانے کے بعد دروازے سے ہٹ کر کھڑے ہوں تاکہ دروازہ کھلتے ہی گھر کے اندر نظر نہ پڑے ﴿10﴾ کسی کے گھر میں جھانکنا ممنوع ہے۔ بعض لوگوں کے مکان کے سامنے نیچے کی طرف دوسروں کے مکانات ہوتے ہیں لہذا بالکونی وغیرہ سے جھانکتے ہوئے اس بات کا خیال رکھنا چاہئے کہ ان کے گھروں میں نظر نہ پڑے ﴿11﴾ کسی کے گھر جائیں تو وہاں کے انتظامات پر بے جا تنقید نہ کیجئے اس سے اُس کی دل آزاری ہو سکتی ہے ﴿12﴾ واپسی پر اہل خانہ کے حق میں دُعا بھی کیجئے اور شکریہ بھی ادا کیجئے اور سلام بھی اور ہو سکے تو کوئی سنتوں بھرارسالہ وغیرہ بھی تحفۂ پیش کیجئے۔ طرح طرح

کی ہزاروں سنتیں سیکھنے کیلئے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ دو کُتب بہارِ شریعت حصہ 16 (312 صفحات) نیز 120 صفحات کی کتاب ”سنتیں اور آداب“ ہدیۃ حاصل کیجئے اور پڑھئے۔ سنتوں کی تربیت کا ایک بہترین ذریعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنتوں بھرا سفر بھی ہے۔

سیکھنے سنتیں قافلے میں چلو لوٹنے رحمتیں قافلے میں چلو
ہوں گی حل مشکلیں قافلے میں چلو پاؤ گے برکتیں قافلے میں چلو
صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

یہ رسالہ پڑھ کر دوسرے کو دے دیجئے

شادی غمی کی تقریبات، اجتماعات، اعراس اور جلوس میلاد وغیرہ میں مکتبۃ المدینہ کے شائع کردہ رسائل اور مَدَنی پھولوں پر مشتمل پمفلٹ تقسیم کر کے ثواب کمائیے، گاہکوں کو بہ نیتِ ثواب تحفے میں دیئے کیلئے اپنی دکانوں پر بھی رسائل رکھنے کا معمول بنائیے، اخبار فروشوں یا بچوں کے ذریعے اپنے محلّہ کے گھر گھر میں ماہانہ کم از کم ایک عدد سنتوں بھرا رسالہ مَدَنی پھولوں کا پمفلٹ پہنچا کر نیکی کی دعوت کی دھو میں چپائیے۔



اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ
اَلَا یَاۤدُ اَلْعَزِیْزِ اَلْقَدِیْرِ اَلْعَلِیِّ اَلْقَوِیِّ اَلْمَلِکِ اَلْمُنِیْمِ اَلْمُؤْتِمِنِ اَلْمُؤْتَمِنِ اَلْمُؤْتَمِنِ

سنت کی بہاریں

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ صَلَوَاتُ عَلٰی تَخْلِیْقِ قُرْآنِ وسنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوت اسلامی کے مجھے مجھے مَدَنی ماحول میں بکثرت سنتیں سکھی اور سکھائی جاتی ہیں، ہر جمعرات کو فیضانِ مدینہ محلہ سوداگران نہائی سبزی منڈی میں مغرب کی نماز کے بعد ہونے والے سنتوں بھرے اجتماع میں ساری رات گزارنے کی مَدَنی اچھا ہے، عاشقانِ رسول کے مَدَنی قافلوں میں سنتوں کی تربیت کے لیے سفر اور روزانہ فکھرِ مدینہ کے ذریعے مَدَنی انعامات کا رسالہ یہ کر کے اپنے یہاں ذمہ دار کو جمع کروانے کا معمول بن چکے، اِن شَاءَ اللہ علُوْ عَلٰی اس کی نزاکت سے پامپ سٹم پختہ گناہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کے لیے کڑے کاڑھ بننے کا ہر اسلامی بھائی اپنا پیڑھ بن جائے کہ ”مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔“ اِن شَاءَ اللہ علُوْ عَلٰی اپنی اصلاح کے لیے مَدَنی انعامات پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لیے مَدَنی قافلوں میں سفر کرنا ہے۔ اِن شَاءَ اللہ علُوْ عَلٰی

مکتبہ المدینہ کی شاخیں

راولپنڈی: فون: 051-5553765
پشاور: فون: 068-5571686
کوئٹہ: فون: 4362145
نئی دہلی: فون: 5619195
گورکھ پور: فون: 055-4225653

کراچی: فون: 021-2203311-2314045
لاہور: فون: 042-7311679
سرگودھا: فون: 041-2632625
گجرات: فون: 058610-37212
میرپور: فون: 022-2620122
پٹنہ: فون: 061-4511192
نواگڑہ: فون: 044-2550767

فیضانِ مدینہ محلہ سوداگران نہائی سبزی منڈی باب المدینہ کراچی
فون: 4125858 / 4921389-93 / 4126999

Email: maktaba@dawateislami.net | www.dawateislami.net